Chapter 79

سورة النّٰزِعٰت

آیات 46

Those who consume their abilities to pull the oppressed from oppression

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱

1- وہ لوگ جو ڈوب کر یعنی اپنی پوری توانائیوں اور صلاحیتوں کو استعمال میں لا کر (مجبور اور مظلوم انسانوں کو) کھینچ کر انہیں ان کی حالت سے باہر لے آتے ہیں، 90/11-17 وہ اس حقیقت پر گواہ ہیں (کہ ظلم کے نتائج تباہ کن نکلتے ہیں)۔

وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝۲

2- اور وہ لوگ جو (غلام انسانوں کی غلامی کی گرہیں) کھول کر انہیں چھڑانے والے ہیں، 90/13 وہ اس حقیقت پر گواہ ہیں کہ (انسانوں پر غلامی طاری رکھنے کے نتائج خوفناک ہوتے ہیں)۔

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝۳

3- یہ ہیں وہ لوگ جو اللہ کے احکام وقوانین پر تیزی سے سرگرمِ عمل رہتے ہیں اور اس حقیقت پر گواہ بن جاتے ہیں (کہ حاکمیت صرف اللہ کی ہے اس لئے اس کے علاوہ کسی کی غلامی اختیار نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ اللہ کا حکم ہے، 12/40)۔

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝۴

4- لہٰذا، یہی وہ لوگ ہیں جو (انسانوں کے لئے خوشگواریاں، آسانیاں اور سرفرازیاں پیدا کرنے کے) مقابلے میں مقابلہ کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں (2/148)۔

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵

وقف لازم

5- اور پھر یہی وہ ہیں جو (ساری زندگی کے معاملات کی) تدابیر حکم کے مطابق (یعنی قرآن کے مطابق) اختیار کرتے ہیں۔

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝۶

6- (کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ) ایسا لرزا دینے والا دن طاری ہو کر رہے گا جب ہر چیز کانپ جائے گی۔

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷

7-اوراس کی پیروی میں (وہ وقت بھی) پیچھے پیچھے آئے گا (جب اعمال کی جوابدہی ہوگی)۔

قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾

8-(جس کی وجہ سے اضطراب وخوف سے) اس دن دل دھڑک رہے ہوں گے۔

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۹﴾

وقف لازم

9-(اور ظلم وجبر کرنے والوں اور انسانوں کو غلام رکھنے والے مجرموں کی) نگاہیں (ندامت سے) جھکی ہوئی ہوں گی۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾

10-(مگر اِس وقت ان کے تکبر کا یہ عالم ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم پھر زندہ کئے جاؤ گے اور تمہیں اعمال کا جواب دینا پڑے گا تو وہ تمسخر اڑاتے ہوئے) کہتے ہیں! کہ کیا ہم پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے۔

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ﴿۱۱﴾

11-(اور پھر وہ کہتے ہیں کہ) کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو چکے ہوں گے (تب بھی پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے)۔

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ﴿۱۲﴾

وقف لازم

12-(اور پھر طنز کرتے ہوئے) وہ کہتے ہیں! کہ یہ اس طرح کا لوٹایا جانا تو بڑی خسارے (والی واپسی ہوگی)۔

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾

13-(مگران کو آگاہ کردو کہ تمہیں اس طرح لوٹنا ہوگا) کیونکہ وہ ایک شدید ہیبت ناک آواز ہوگی۔

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ؕ﴿۱۴﴾

14-اور پھر اُس وقت وہ سب ایک میدان میں آموجود ہوں گے (اور اعمال کے نتائج کے مطابق فیصلے کردیے جائیں گے)۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ﴿۱۵﴾

وقف لازم

15-(بہرحال، اللہ کے نازل کردہ احکام وقوانین سے انکار کرکے سرکشی کرنے والوں کے لئے یہ آگاہی کوئی نئی نہیں بلکہ رسول ہمیشہ سے یہی آگاہی دیتے رہے ہیں اور وہ کمزورو ناتواں اور دبے ہوئے انسانوں کو کھینچ کر اور ابھار کر اوپر لاتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں) کیا موسیٰ (اور فرعون کی کشمکش) کی بات تم تک پہنچی ہے؟

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ﴿۱۶﴾

16-(موسیٰؑ کی اس داستان کا آغاز وہاں سے کرو) جب اُسے اُس کے رب نے طُویٰ کی مقدس وادی میں پکارا تھا یعنی جب موسیٰؑ اُس مقام پر پہنچ چکا تھا جہاں عقل کی کشمکش کی مسافتیں لپیٹ دی جاتی ہیں اور حقائق کا انکشاف بے خطا طور پر وحی کے ذریعہ ہونا شروع ہو گیا تھا 26:12 ۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾

17-(اور موسیٰؑ سے کہا گیا کہ تم) فرعون کی طرف جاؤ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اس نے تمام حدیں توڑ رکھی ہیں اور بڑا سرکش ہو چکا ہے (اور اس نے کمزوروں کو بُری طرح دبا رکھا ہے)۔

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾

18-لہٰذا (تم وہاں جا کر اس سے) کہو کہ (تم نے دولت اور قوت کو جمع کر کے جو سرکشی اختیار کر رکھی ہے تو اس سے تمہاری اور تمہاری قوم کی انسانی صلاحیتوں کی نشوونما رُک چکی ہے اور تم لوگ صرف جبلتوں کے مطابق زندگی گزار رہے ہو۔ لیکن اگر تم چاہتے ہو تو) کیا تمہیں اس طرف لے جایا جائے جہاں تمہاری صلاحیتوں کی نشوونما شروع ہو جائے (تزکّٰی)۔

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾

19-اور تمہیں تمہارے نشوونما دینے والے کی طرف وہ روشن راہ دکھائی جائے جو اطمینان بھری منزل کو جاتی ہے۔ لہٰذا (اُسے جا کر یہ پیغام دے دو تا کہ وہ غلط راہ اختیار کرنے کے) نقصانات سے خوف زدہ ہو جائے۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾

20-چنانچہ (موسیٰؑ فرعون کی طرف گیا)۔ اور اس کے سامنے اللہ کا بڑا حکم و قانون (یعنی ضابطۂ ہدایت) پیش کر دیا۔

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾

21-لیکن اس نے اسے جھٹلا دیا اور (بدستور) نافرمانی پر اڑا رہا۔

ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾

22-اور پھر (موسیٰؑ کی طرف سے) منہ پھیر کر الٹا اس کوشش میں لگ گیا (کہ اسے کسی طرح شکست دیدی جائے)۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾

23-چنانچہ (اس مقصد کے لئے اس نے اپنی مملکت کے عمائدین و اراکین اور لوگوں) کو جمع کیا اور ان سے مخاطب ہو کر!

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾

24-اس نے یوں کہا! کہ میں تمہارا سب سے بلند و برتر رب ہوں (کیونکہ میں تمہیں کھانے پینے کو دیتا ہوں اور تمہاری پرورش کرتا ہوں اور یہ جو موسیٰؑ کہتا ہے کہ تمہارا نشو ونما دینے والا صرف اللہ ہے، تو یہ غلط ہے)۔

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾

25-بہرحال (جب اس نے اس طرح سرکشی میں انتہا کردی تو) اللہ نے اس کی آخرت اور اس کے حال کو اپنی سزا کی گرفت میں لے لیا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾

ع 1 26 3

26-چنانچہ ہر تحقیق گواہ رہے گی (اِنَّ) (کہ موسیٰؑ اور فرعون کی سرگزشت میں) ہر اُس (قوم) کے لئے عبرت ہے (جو اللہ کی سزا کی گرفت سے) خوف زدہ ہوجانے والی ہے۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ﴿۲۷﴾

27-لہٰذا (اے رسولؐ! ان سچائیوں سے انکار کر کے سرکشی کرنے والوں سے کہو! کہ تم ایک بار پھر سلسلۂ کائنات اور خود اپنی پیدائش پر غور کرو اور بتاؤ کہ اللہ کی) تخلیق میں تم زیادہ سخت اور مستحکم ہو یا یہ آسمان جو ہم نے یعنی اللہ نے بنایا ہے؟ (یعنی اے انسان! تمہارے مقابلے میں اس قدر مستحکم اور طویل عمر والی کائنات اللہ کے احکام کے مطابق سرگرمِ عمل ہے تو تم کیوں ان احکامات سے منہ پھیرتے ہو)۔

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾

28-اور (کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ) اس کی بلندی کو اُس نے کن چیزوں کے ساتھ بلند کر رکھا ہے اور پھر اس کو اعتدال و توازن سے مستحکم کردیا ہوا ہے۔

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾

29-اور اس (بلند و بالا فضا) کی رات کو تاریک کردیا ہوا ہے اور اس سے روشنی کو نکال کر (دن بنادیا یعنی تاریک فضائیں سورج کی روشنی کو روکتی نہیں اور نہ ہی ستاروں کی روشنی کو روکتی ہیں)۔

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾

30-اور اس کے بعد زمین کو پھینک کر وسعت دے کر بچھا دیا۔

(نوٹ: دحاھا لفظ دحیٰ سے ہے جس کا مادہ (د ح ی) ہے۔ اس کے بنیادی مطالب ہیں: بچھا دینا۔ وسیع کردینا۔ پھیلا دینا۔ بہا دینا۔ پھینکنا وغیرہ۔ سیاق وسباق کے مطابق آیت میں اس کا مطلب ''پھینک کر وسعت دے کر بچھا دیا'' لیا گیا ہے)۔

أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعٰهَا ﴿٣١﴾

31-(اور پھر) اس سے اس کا پانی نکالا اور نباتات کی نمو کر دی۔

وَالْجِبَالَ أَرْسٰهَا ﴿٣٢﴾

32-اور (اسی میں بڑے بڑے محکم) پہاڑوں کو اُبھارا۔

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾

33-(اور اس تمام سلسلہ کو اس انداز سے استوار کیا) کہ یہ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لئے (سامانِ زندگی کے) فائدوں کا سبب بنے۔

فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾

34-(لیکن اگر سامانِ زندگی کے فائدوں کی بنیاد پر انسانوں نے انسانوں کو کمزور کر کے مجبور و غلام بنا کر گروہ بنا لیے تو وہ یاد رکھیں کہ) پھر (وہ وقت بھی طاری ہو کر رہنے والا ہے) جب ایک انتہائی بڑی آفت سب پر چھا جائے گی۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾

35-(اور یہ وہ دن ہوگا) کہ جو کچھ انسان نے حاصل کرنے کی کوشش کی ہوگی اس کے متعلق اسے آگاہی حاصل ہو جائے گی۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرٰى ﴿٣٦﴾

36-(اس وقت) جہنم ابھر کر سامنے آجائے گی۔ لیکن اس کے لئے، جو دیدۂ بینا رکھنے والا ہوگا (یعنی دیکھنے والا دیکھ لے گا کہ اب اس کا ٹھکانہ کس طرف ہے)۔

فَأَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾

37-چنانچہ جس نے اللہ کی طے شدہ حدوں کو توڑ کر سرکشی اختیار کر رکھی ہوگی؛

وَآثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾

38-اور (اللہ کے احکام و قوانین سے محبت کی بجائے) دنیا کی زندگی (کے مفادات) کو ترجیح دے رکھی ہوگی؛

فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوٰى ﴿٣٩﴾

39-تو بلاشبہ اس کے لئے جہنم کی وہ قیام گاہ ہے (جو ہمیشہ رہنے والی مصیبتوں سے لبریز ہے)۔

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾

40-اور جو شخص (اس بات کا احساس رکھتا ہے کہ اسے اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا۔ اس لئے وہ) اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے سے خوف زدہ ہے اور (اسی وجہ سے) اس نے اپنے آپ کو ان تمام خواہشات سے روکے رکھا (جنہیں اللہ ناپسند کرتا ہے)؛

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ؁

41-تو یقیناً اس کے لئے جنت کی وہ قیام گاہ ہے (جو ہمیشہ رہنے والی مسرتوں سے لبریز ہے)۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؁

42-اور (یہ سب کچھ سننے کے بعد، اے رسولؐ! لوگ) آپ سے پوچھتے ہیں کہ یہ (قیامت) کی گھڑی کب آکر ٹھہرے گی؟

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ؁

43-(تو ان سے کہہ دو! کہ اس کی سچائی کو تسلیم کئے رکھو) لہٰذا، اس کے (وقت یا مدت) کے ذکر سے (اے رسولؐ) تمہیں کیا غرض! (البتہ بہت جلد انہیں اس کے بارے میں علم ہو جائے گا، 78/5)۔

اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ؁

44-(لیکن حقیقت یہ ہے کہ قیامت کی گھڑی) کی انتہا کے بارے میں (مکمل ترین علم) تمہارے رب کی طرف ہے۔

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ؁

45-(اس لئے اے رسولؐ) تم صرف اس شخص کو جو کسی نقصان کے احساس سے خوف زدہ ہو جانے والا ہے اسے ہی یہ آگاہی دے سکتے ہو کہ غلط راہ اختیار کرنے کے نتائج خوف ناک ہوں گے۔

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ؁ع

ع 2 20 4

46-(بہر حال، یہ لوگ قیامت کی گھڑی کے لئے جلدی تو مچا رہے ہیں۔ لیکن) جس دن وہ اسے دیکھ لیں گے (تو آہ و پکار کریں گے کہ ہمیں مہلت کا وقفہ بہت کم ملا کیونکہ یوں لگا ہے کہ) گویا ایک شام یا اس کی صبح کے سوا (ہم دنیا میں) ٹھہرے ہی نہ تھے۔